87834-خاوند میکے نہیں جانے دیتا

سوال

کیا اگر خاوند چاہے کہ بیوی میکے والوں کو نہ ملے تو اس سلسلہ میں خاوند کی اطاعت کرنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

بیوی کے لیے اپنے خاوند کے گھر سے خاوند کی اجازت سے باہر جانا جائز نہیں، چاہے وہ میکے والوں کو ہی ملنا چاہتی ہو تو بھی خاوند کی اجازت سے ہی جائیگی، اور خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ بیوی کو اپنے میکے والوں سے ملنے کی اجازت دے تا کہ بیوی میکے اور خاندان والوں سے صلہ رحمی کر سکے.

لیکن اگر خاوند اسے میکے جانے اور ان سے ملنے سے روک دے تو بیوی کو اس میں خاوند کی اطاعت کرنا ہوگی، خاوند کو حق نہیں کہ وہ بیوی کو والدین سے سے ملنے یا ان سے بات چیت کرنے سے بھی منع کرے.

اس مسئلہ میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، لیکن راجح یہی ہے ہم جو اوپر کی سطور میں بیان کر چکے ہیں.

چنانچہ احناف اور مالکی حضرات کہتے ہیں کہ :

"خاوند اپنی بیوی کو اس کے والدین سے ملنے سے نہیں روک سکتا"

شافعی اور حنابلہ کہتے ہیں کہ خاوند کو روکنے کا حق حاصل ہے، اور اس میں بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت کرنا ہوگی، اس لیے وہ خاوند کی اجازت کے بغیر والدین کو بھی ملنے نہیں جا سکتی.

لیکن خاوند کو حق حاصل نہیں کہ وہ بیوی کو اس کے والدین سے ملنے یا ان سے بات چیت کرنے سے روکے، صرف اسی صورت میں روک سکتا ہے جب والدین کو ملنے میں کسی ضرر و نقصان کا خدشہ ہو تو اس ضرر کو دور کرنے کے لیے روکا جا سکتا ہے.

ابن نجیم حنفی کہتے ہیں :

"اگر عورت کے والدین بوڑھے ہوں مثلا وہ خدمت کے محتاج ہوں اور خاوند بیوی کو ان کی دیکھ بھال کرنے سے روکتا ہو تو بیوی اس میں اپنے خاوند کی بات نہ مانے، چاہے والدین مسلمان ہوں یا کافر، فتح القدیر میں یہی لکھا ہے.

ہم نے جو بیان کیا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو اپنے والدین اور محرم اشخاص سے ملنے کے لیے جانے کا حق ہے، صحیح فتوی یہی ہے کہ عورت ہر جمعہ کو والدین سے ملنے جائے چاہے اجازت ملے یا نہ ملے، اور اقربا و رشتہ داروں کو سال بھر میں ایک بار ملنے جائے چاہے اجازت دے یا نہ دے" انتہی

دیکھیں : البحر الرائق (212/4).

اور التاج والاکلیل علی متن خلیل مالکی فقہ کی کتاب میں درج ہے :

"العتبیۃ میں ہے : خاوند اپنی بیوی کو اس کے والدین یا بھائی کے گھر جانے سے نہیں روک سکتا، خاوند کے خلاف یہی فیصلہ کیا جائیگا، لیکن ابن حبیب اس کی مخالفت کرتے ہیں.

ابن رشد کہتے ہیں : یہ اختلاف تو اس نوجوان بیوی کے متعلق ہے جس سے امن ہو، لیکن زیادہ عمر کی عورت کے بارہ میں کوئی اختلاف نہیں، اس کے بارہ میں یہی فیصلہ کیا جائیگا کہ وہ اپنے والدین اور بھائی کو ملنے جائے، لیکن نوجوان لڑکی جس سے خطرہ ہو اور غیر مامونہ ہو اس کے لیے اجازت کے بغیر جانا جائز نہیں کا فیصلہ ہوگا" انتہی

دیکھیں : التاج والاکلیل علی متن خلیل (549/5).

المتجالۃ : اس بوڑھی اور زائد عمر کی عورت کو کہتے ہیں جس کے بارہ میں مردوں کی چاہت نہ رہے"

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (294/29).

شافعی فقھاء میں سے ابن حجر المکی کہتے ہیں :

"اگر عورت والد سے ملنے یا حمام جانے کے لیے مجبور ہو تو وہ خاوند کی اجازت سے باپردہ ہو کر پوری حشمت کے ساتھ باہر جائیگی، اور چلنے میں بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھے گی، دائیں بائیں نظریں نہیں دوڑائے گی، وگرنہ دوسری صورت میں وہ نافرمانی کہلائیگی" انتہی

دیکھیں : الزواجر عن اقتراف الکبائر (78/2).

اور شافی کتب "اسنی المطالب" میں درج ہے :

"خاوند کے لیے بیوی کو والدین کی عیادت اور ان کے جنازہ میں شریک ہونے سے روکنے کا حق حاصل ہے، لیکن اولی اور بہتر یہی ہے کہ مت روکے" انتہی

دیکھیں : اسنی المطالب (239/3).

امام احمد رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت کی والدہ بیمار ہے اور خاوند تیمارداری کے لیے نہیں جانے دیتا تو کیا کرے ؟

امام احمد رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اس پر ماں سے زیادہ خاوند کی اطاعت زیادہ واجب ہے، لیکن اگر خاوند اجازت دے دو تو اور بات ہے" انتہی

دیکھیں : شرح منتہی الارادات (47/3).

اور حنابلہ کی کتاب "الانصاف" میں درج ہے :

"خاوند سے علیحدہ ہونے کے مسئلہ میں عورت پر اپنے والدین کی اطاعت کرنا لازم نہیں، اور اسی طرح خاوند کو چھوڑ کر وہ انہیں بغیر اجازت ملنے بھی نہیں جا سکتی، بلکہ خاوند کی اطاعت کا زیادہ حق ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا :

خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا والدین کو ملنے اور اجازت کے بغیر وہاں رات بسر کرنے کا حکم کیا ہے ؟

اور خاوند کی اطاعت پر اپنے والد کی اطاعت کو ترجیح دینا کیسا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

" بیوی کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر والدین یا کسی دوسرے کو ملنے جانا جائز نہیں، کیونکہ اس پر خاوند کا یہ حق ہے، لیکن اگر کوئی شرعی سبب اور جو اسے جانے پر مجبور کرتا ہو تو وہ بغیر اجازت جا سکتی ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (165/19).

والدین کو ملنے کے لیے خاوند کی اجازت کی دلیل صحیحین میں واقعہ افک والی حدیث ہے، جس میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی :

" کیا آپ مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4141) صحیح مسلم حدیث نمبر (2770).

اور عراقی رحمہ اللہ " طرح التثریب " میں لکھتے ہیں :

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ کہنا کہ : " کیا آپ مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیتے ہیں " اس عبارت میں یہ بیان ہوا ہے کہ بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر والدین کے پاس نہ جائے، لیکن انسانی حاجت میں اجازت کی ضرورت نہیں، جیسا کہ اس حدیث میں وارد ہے " انتہی

دیکھیں : طرح التثریب (58/8).

لیکن اس کے باوجود خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کو اس کے والدین اور دوسرے محرم رشتہ داروں سے ملنے کی اجازت دے، اور اسے انہیں ملنے سے مت روکے، صرف اگر ملنے میں یقینی نقصان اور ضرر ہوتا ہو تو پھر روکا جا سکتا ہے.

کیونکہ بیوی کو اس کے والدین اور محرم رشتہ داروں سے روکنے میں قطع تعلقی ہوتی ہے، اور ہو سکتا ہے اس کی باعث وہ اپنے خاوند کی مخالفت کرنا شروع کر دے اور خاوند کی بات ہی نہ مانے.

اور اس لیے بھی کہ جب اسے اس کے والدین سے ملنے کی اجازت دی جائیگی اور وہ اپنے دوسرے محرم رشتہ داروں کو ملنے جا سکے گی تو اسے خوشی حاصل ہوگی، اور خیالات اچھے ہونگے، اور اس کی اولاد بھی خوش ہوگی، اور ان سب کا فائدہ خاوند اور خاندان کو ہی ہوگا.

واللہ اعلم.